بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم یک شنبہ

جلد ۳۱	۷۔ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش	۳۰۔ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ	۷۔ مارچ ۱۹۴۳ء	نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۶۔ امان ۱۳۲۲ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سندھ سے بذریعہ ڈاک تحریر فرماتے ہیں:۔

(ناصر آباد ۲۸ فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت یوں تو خدا کے فضل سے اچھی ہے لیکن دو تین روز سے کسی قدر پیچش کی شکایت ہے۔ حضور کے اہل بیت خیریت سے ہیں۔ کل صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کو بخار ہو گیا تھا۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

(محمد آباد یکم مارچ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے حضور کے اہل بیت بھی خیریت سے ہیں۔ (یہ دونوں خطوط کل کے پرچہ میں شائع ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ پلیٹ پر لکھے گئے اس لئے ٹھیک نہ چھپ سکے۔ اور ایک دو فاش غلطیاں ہو گئیں۔ مثلاً اہل بیت کو "اہل سیت" لکھ دیا گیا۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں)۔ (محمد آباد ۳ مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ گو قدرے پیچش کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ حضور کے اہل بیت بخیریت ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۳۰۔ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ

اِسلام کی صداقت کے متعلق خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشّان جلالی نشان

خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی صداقت وحقانیت ظاہر کرنے کے لئے جو جلالی نشانات دکھلائے۔ ان میں سے ایک عظیم الشان نشان آریہ سماج کے نامی گرامی ممبر پنڈت لیکھرام صاحب کی عبرتناک موت بھی ہے پنڈت لیکھرام اس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جس نے اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے خلاف سخت معاندانہ دل آزار اور گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ اور خود پنڈت لیکھرام صاحب نے بھی اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس شدید العقاب خدا نے جو مجرموں کے پکڑنے میں دھیما ہے۔ مگر جس کی گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ قبل از وقت بتلائے ہوئے نشانات کے مطابق ان کو پکڑا اور اپنے ہیبتناک عذاب کا نشانہ بنا دیا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ نے بانیٔ سلسلۂ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اشاعت اسلام اور دین حق کے اعلاء کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے آسمانی نشانات سے اسلام کو دیگر مذاہب پر غالب کرنا شروع کیا۔ تو وہ لوگ جن کی سرشت میں بغض بھرا ہوا تھا۔ اور جو اسلام کی ترقی اور اس کی اشاعت کسی صورت میں بھی پسند نہیں کرتے تھے آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ آریہ سماج اس مخالفت میں پیش پیش تھی۔ مگر دلائل کے میدان میں تاب مقابلہ نہ رکھتے ہوئے بدزبانی کو شیوہ بنایا۔ بالخصوص سرگرم آریہ سماجی۔ پنڈت لیکھرام صاحب نے پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی بدزبانی کی۔ کہ کروڑوں مسلمانوں کے قلوب چھلنی ہو گئے۔ بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں بارہا سمجھایا۔ کہ اس طریق سے رجوع کریں۔ مگر پنڈت صاحب باز نہ آئے۔ اور اپنی شوخی میں بڑھتے چلے گئے۔ آخر جب ان کا ظلم انتہا کو پہونچ گیا۔ اور بدزبانی حدود سے متجاوز ہو گئی۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آستانۂ رب العزت پر جھکے۔ اور التجا کی۔ کہ زمین و آسمان کا خدا اس شخص کے متعلق اپنی قدرت کا ہاتھ دکھائے اور اپنے نشاناتِ آسمانی سے ثابت کرے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو پنڈت لیکھرام صاحب کی قضاء و قدر کے متعلق بعض امور کا علم دیا۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے شوخی سے کام لیتے ہوئے لکھ دیا۔ کہ:۔

"میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کرو میری طرف سے اجازت ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۱۲)

اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق جو پیشگوئیاں شائع فرمائیں۔ وہ یہ ہیں:۔

اول آپ نے تحریر فرمایا "اس (لیکھرام) کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جلشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ لَهٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام)

اس اشتہار کے سرورق پر آپ نے لیکھرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ۔ بترس از تیغ بران محمدؐ

اسی طرح کرامات الصادقین میں آپ نے لکھا:۔ ومنها ما وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجلٍ مفسدٍ عدو الله ورسوله المسمّٰی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انه من الهالکین انه کان یسب نبی الله ویتکلم فی شانه بکلمات خبیثة فدعوت علیه فبشرنی ربی بموته فی ست سنین ان فی ذالک لاٰیة للطالبین۔ یعنی میرے نشانات میں سے ایک نشان وہ ہے جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا۔ اور میری دعا کو دشمن رسول لیکھرام کے متعلق سنا اور مجھے خبر دی۔ کہ وہ ہلاک کیا جائیگا کیونکہ وہ رسول پاک کو گالیاں دیتا اور آپ کی شان میں گندے الفاظ استعمال کرتا تھا۔ میں نے اس پر بد دعا کی۔ تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال میں مر جائے گا۔ اس میں طالبان صداقت کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔" (کرامات الصادقین آخری صفحہ)

اسی طرح اشعار میں فرمایا ؎

وبشّرنی ربی وقال مبشّرًا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

میرے خدا نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ کہ تو عنقریب خوشی کے دن کو دیکھیگا۔ اور وہ عید کے ساتھ کا دن ہوگا:۔

پھر یہیں تک بس نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ فرشتہ بھی دکھایا۔ جو پنڈت لیکھرام صاحب کے قتل کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں "آج جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد و غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اسوقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔" (برکات الدعا)

یہ وہ پیشگوئی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق فرمائی۔ اور جس میں صراحتاً اس امر کا ذکر کر دیا گیا تھا۔ کہ پنڈت لیکھرام صاحب خارق عادت موت کا نشانہ بنیں گے۔

اور چھ سال کے عرصہ کے اندر اندر ہلاک ہو جائینگے چنانچہ بعد کے واقعات نے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو پورا کر دیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ فی الواقعہ وہ عذاب الہٰی کا نشانہ بن گئے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ واقعات درج کئے جائیں۔ جن سے اس نشان کی تفصیل کا پتہ چلتا ہے۔ اس امر کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں میں سے بعض لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کی پیشگوئی نہیں بلکہ خارق عادت عذاب کی پیشگوئی کی تھی۔ اس اعتراض کے جواب میں بجائے اسکے کہ ہم خود کچھ کہیں بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے بیانات درج کر دیئے جائیں۔ جن میں انہوں نے صاف طور پر اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ حضرت اقدس نے پنڈت لیکھرام صاحب کے قتل اور موت کی پیشگوئی کی تھی۔ اہل انصاف کا فرض ہے کہ ذیل کے حوالہ جات کا بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ وہ اعتراض جو آج کیا جا رہا ہے کیسا بودا بے بنیاد اور کمزور ہے:۔

(۱) ایڈیٹر صاحب رسالہ آریہ مسافر جالندھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کہیں دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی شہادت کا الہام ہے۔ غرضکہ اس قسم کے الہامات کے سوا اور خاک بھی نہیں ہے۔" (ضمیمہ آریہ مسافر جالندھر جلد ۴ نمبر ۵ صفحہ ۲)

(۲) رائے بہادر ٹھاکر دت دھون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لکھتے ہیں کہ

"ان (لیکھرام) کے برخلاف فتوے لگائے گئے۔ کہ اس قدر عرصہ میں وہ مر جائے گا۔ پھر ایسا کہ جان تک کی پروا نہ کی۔" (ویدک دھرم پرچار صفحہ ۲۶۸)

(۳) ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور نے لکھا تھا کہ

"رہا پنڈت لیکھرام جی کے قتل کا معاملہ۔ اس کے متعلق آریہ سماج کی رائے مسلمان دوستوں سے پوشیدہ نہیں۔ اور پوشیدہ ہو بھی کیسے۔ جب وہ جانتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے پنڈت جی کی موت کی نسبت پیشگوئی کر رکھی تھی۔ اور مرزا صاحب کا دعویٰ تھا۔ کہ پنڈت جی کی موت ان کی پیشگوئی کے مطابق عمل میں آئی ہے۔" (رسالہ آریہ مسافر لاہور جلد ۱۰ نمبر ۷ صفحہ ۲۰-۲۱)

(۴) ٹھاکر رام ہرش سنگھ ورما نے لکھا ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کرودھ اگنی (آتش غضب) میں اور ایندھن لگایا۔ شریمان دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے خلاف ان کی موت کے متعلق پیشگوئیاں شروع ہونے لگیں" (آریہ سماج گورو آدرش ہندی صفحہ ۱۱)

(۵) پنڈت یوگندر پال کو بھی بامر مجبوری لکھنا پڑا۔ کہ "شریمان پنڈت لیکھرام جی نے جب مرزا صاحب کا ناک میں دم کر دیا۔ تو مرزا صاحب نے موت کا حکم ان پر صادر کر دیا۔" (آریہ مسافر جالندھر فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۸)

(۶) سوامی شردھانند جی نے لکھا تھا۔ کہ

"اس سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی آریہ مسافر کی زبردست دلیلوں سے تنگ آ کر جواب کی تاب نہ رکھتے ہوئے انہیں بھوتکی (موت کی) دھمکی دے چکا تھا۔ اور لکھ چکا تھا کہ

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد

کہ محمدی تلوار سے ڈر اور اسلام کے خلاف لکھنا چھوڑ دے" الخ (آریہ پتھک لیکھرام ہندی صفحہ ۱۵۱)

(۷) مہاشہ آشفتہ امرتسری نے لکھا تھا کہ

"مخاصمت اور دشمنی کی آگ میں جلتے ہوئے پیغمبر قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بد زبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اس نے رسول اللہ کی نسبت کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا وغیرہ وغیرہ اور اس اشتہار کے سرے پر یہ شعر درج تھا

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد

جب یہ اشتہار شائع ہوا اور مسافر تک پہونچا۔ تو فرمایا کہ بس اب آپ کے قتل کرنے یا زہر دینے کے منصوبے کئے گئے ہیں"۔ (سر گذشت مسافر صفحہ ۲۷-۲۸)

(۸) ایضاً "لوگ منع کرتے تھے سمجھاتے تھے۔ کہ فلاں شخص خطرناک ہے دھوکہ باز ہے۔ اس کو پاس نہیں رکھنا چاہیئے۔ نقصان پہونچائیگا مسلمان دشمن ہیں خون کے پیاسے ہیں۔ موت کے اشتہار شائع ہو چکے ہیں۔ مگر آپ کسی کی نہ سنتے تھے" (سر گذشت مسافر صفحہ ۳۰)

(۹) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی لکھا تھا۔ کہ "ہاں اس قدر مسلم ہے کہ ۶ سال میعاد لیکھرام کے لئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی۔ مگر اس میعاد کے مطابق یہ قتل وقوع میں نہیں آئی۔ بلکہ اس میعاد سے دو سال پہلے چار ہی سال کے بعد وقوع میں آ گئی۔" (رسالہ اشاعت السنہ جلد ۱۸ نمبر ۲ صفحہ ۶۱)

گویا مولوی صاحب نے تسلیم کر لیا کہ پیشگوئی موت ہی کے متعلق تھی۔

(۱۰) ایڈیٹر انیس ہند میرٹھ نے لکھا تھا کہ "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ (لیکھرام) کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔ ورنہ ان حضرات کو کیا علم غیب تھا" (انیس ہند میرٹھ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳)

(۱۱) ایڈیٹر پنجاب سماچار نے لکھا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے "پیشگوئی کی تھی کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔" (پنجاب سماچار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۱۲) پادری ہنری مارٹن کلارک نے بھی کپتان ایم۔ ڈبلیو ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں تسلیم کیا تھا۔ کہ حضرت اقدس نے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ دیکھئے کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶

(۱۳) ایک آریہ اپنے پمفلٹ "آریہ دھرم کی توہین اور بے ادبی کرنے میں اسلام کی پیشقدمی" کے صفحہ ۱۳ میں تسلیم کرتا ہے۔ کہ "قادیانی مرزا نے ۔۔۔ پنڈت (لیکھرام) صاحب کے قتل کر دینے کا اشتہار شائع کیا۔"

(۱۴) ایڈیٹر اخبار پرکاش نے لکھا تھا۔ کہ

"مرزا نے پنڈت لیکھرام۔ پادری عبداللہ آتھم۔ اور مولوی ثناء اللہ کی اموات کی پیشگوئیاں کیں"۔ الخ (پرکاش لاہور ۱۴ جون ۱۹۲۵ء)

(۱۵) مہاشہ ناتھ جلالپوری "مرزا غلام احمد شیر ببر لیکھرام جی کے قتل کا مژدہ دیر سے پبلک کو سنا رہا تھا۔" (پرکاش ۱۸ فروری ۱۹۲۳ء)

(۱۶) پنڈت چموپتی ایم۔ اے نے لکھا تھا۔ کہ "مولانا ثناء اللہ اور پادری آتھم کی طرح ہمارے دھرم ویر کی موت کی بھی گھوشنا (تشہیر) ہوئی" (اخبار آریہ ہندی لاہور ۲۳ جولائی ۱۹۲۸ء صفحہ ۶)

(۱۷) مہاشہ کرشن صاحب ایڈیٹر پرکاش

"پنڈت لیکھرام کو بھی موت کی پیشگوئی کا خوف دلایا۔ لیکن لیکھرام ایسی باتوں سے کب ڈرنے والے تھے۔ آخر مرزا نے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کی تو میعاد رکھی نہ ہفتہ نہ مہینہ نہ سال نہ دو سال بلکہ پورے چھ سال" (پرکاش ۲۱ فروری ۱۹۳۱ء)

(۱۸) سوامی ستیہ دھاری المعروف ٹی۔ سی گجراتی نے انہی دنوں پنجابی زبان میں ایک مرثیہ لکھا تھا۔ جس میں اس امر کو بھی تسلیم کیا کہ پنڈت صاحب کی موت ہی کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو

غلام احمد نے ظاہر کر دتا اعلان
چھ ورہیاں تک ایس نے جانے چھڈ پران
موت اذائیں جاونا آیا ایہہ الہام
وچ دہاڑے عید دے مرنا لیکھرام

(پنڈت لیکھرام جی کا قتل مصنفہ ٹی سی گجراتی ۱۹۱۰ء)

(۱۹) یہاں تو ہندو مسلمان عیسائی اور آریہ سماجی اصحاب کی شہادتیں نقل کی گئی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق ہی پیشگوئی کی تھی۔

اب آخری شہادت خود آریہ سماج کے "دھرم ویر" پنڈت لیکھرام کی ہی پیش کی جاتی ہے۔

"خدا نے جبرئیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا۔"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۳۲)

کس قدر واضح الفاظ ہیں۔ اب ناظرین خود ہی غور فرمائیں کہ جب پنڈت صاحب خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی موت کے متعلق الہام شائع کیا تھا۔ تو آج بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ موت کی پیشگوئی نہ تھی۔ بلکہ خارق عادت عذاب کی اطلاع دی گئی تھی جو پنڈت صاحب پر نازل نہ ہوا۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

واقعات قتل پنڈت صاحب

اب وہ لوگ جو اس نشان کی تفصیل سے ناواقف ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نشان خارق عادت طور پر پورا نہیں ہوا۔ ذیل کے بیانات کو چشم غور سے پڑھیں تاکہ انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو کس عمدگی صفائی اور ہیبت ناک طریق پر ظاہر کیا۔ ذیل میں جو کچھ لکھا جائیگا۔ یہ سب کا سب پنڈت لیکھرام صاحب کے ہم عقیدہ اور ہم جلیسوں کی خود نوشت تحریروں سے ماخوذ ہے۔

آریہ سماج کے مشہور لیڈر سوامی شردھانند صاحب لکھتے ہیں۔ "فروری ۱۸۹۷ء کے درمیان میں ایک کالا گٹھے ہوئے بدن کا بھیانک نا جوان دیانند کالج لاہور میں پنڈت لیکھرام کو پوچھتا ہوا گیا۔ وہاں سے پتہ لیتے ہوئے پنڈت لیکھرام کے جائے قیام پر پہونچا۔ اور پنڈت جی سے درخواست کی۔ کہ وہ اصل میں ہندو تھا مگر دو سال سے مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اب دوبارہ شدھ ہو کر ہندو بننے کے لئے آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہے پنڈت لیکھرام نے وعدہ کیا۔ کہ وہ اسے ضرور شدھ کریں گے۔

پنڈت لیکھرام کو کئی مقامات سے آریہ بھائی خبردار کر رہے تھے۔ کہ محمدی لوگ ان کے مروا ڈالنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر ایسی اطلاعیں لیکھرام پر اُلٹا اثر کرتی تھیں۔ اور انہوں نے اس اجنبی کے بارے میں کچھ بھی تحقیق نہ کیا کہ وُہ کون اور کہاں سے آیا ہے۔ اور نہ اُس سے کچھ پوچھا۔ بعض آریہ بھائیوں نے پتہ لگانا چاہا جس پر اس (قاتل) نے اپنے آپ کو بنگالی بتلایا۔ لیکن ہر آٹھ لفظوں میں سے صرف دو بنگالی لفظ سمجھ سکتا تھا۔ جس نے اس کی شکل دیکھی بغیر سوچے کہہ دیا۔ کہ وُہ تُو جلاد قصائی ہے۔ گمان ہوتا تھا۔ کہ وُہ پٹنہ کے علاقہ کا رہنے والا تھا۔

یہ جنونی لُوچڑ پنڈت لیکھرام کے ساتھ پھرتا رہا۔ دو تین بار پنڈت جی کے گھر کھانا کھاتا بھی دیکھا گیا۔ دن میں وُہ پنڈت جی کے ساتھ رہتا تھا۔ مگر کسی کو پتہ نہ تھا۔ کہ وُہ رات کہاں بسر کرتا تھا۔

دھرم ویر کے قتل ہونے کے بعد پولیس کی تفتیش کرنے کے موقعہ پر پتہ لگا کہ رات کو وُہ اس جگہ رہتا تھا۔ جہاں لیکھرام کے قتل کی سازش ہوتی تھی۔

یکم مارچ کو پنڈت لیکھرام سبھا (انجمن) کے حکم سے ملتان پہونچے۔ جہاں ۴ مارچ تک چار لیکچر دیئے (اس کے بعد) سبھا نے سکھر جانے کے لیئے تار دیا۔ مگر طاعون کے باعث ملتان کے ممبران آریہ سماج نے (لیکھرام کو) وہاں جانے سے روک لیا۔ اُن کو کیا معلوم تھا کہ ایک موہوم خطرہ سے بچا کر اپنے بہادر کو سیدھا موت کے مونہہ میں بھیج رہے ہیں۔ پھر پنڈت لیکھرام مظفر گڑھ کے لئے تیار ہوئے۔ مگر نہ جانے کیوں پھر سیدھے لاہور کو لوٹ پڑے جہاں وُہ ۶ مارچ کی دوپہر کو پہونچ گئے۔

۵ مارچ کو عید کا دن تھا۔ اس سے بڑھ کر محمدی مت کی جڑ کھوکھلی کرنے والے (لیکھرام) کو قتل کرنے کا اعلےٰ موقعہ کب مل سکتا تھا۔

اُس دن لُوچڑ نے آریہ مسافر کی جائے رہائش آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر اور ریلوے سٹیشن پر اٹھارہ چکر لگائے۔ ۶ مارچ کی صبح کو پھر پنڈت جی کے گھر پہونچا۔ مگر وُہ ابھی لوٹے نہ تھے۔ پھر سبھا کے دفتر میں گیا۔ لیکن وہاں سے بھی ناامید لوٹا۔ ۲ بجے پنڈت لیکھرام کے ساتھ سبھا کے دفتر میں پھر پہونچا۔ گلی کی طرف مونہہ کر کے کھڑکی میں بیٹھ گیا۔ اس دن تھوکتا بہت تھا۔ سبھا کے کلرک نے کہا:-

"پنڈت جی! یہ آدمی جگہ خراب کر رہا ہے"!

بھولے آریہ مسافر بولے:-

"بھائی بیٹھا رہنے دو۔ تمہارا کیا لیتا ہے"

اُس دن عادت کے خلاف اس نے تمام بدن کمبل سے ڈھکا ہوا تھا۔ سبھا سے چلتے وقت کانپا۔ پنڈت جی نے پوچھا۔ کہ بخار تو نہیں ہے آہستہ سے بولا "ہاں کچھ درد بھی ہے"

پنڈت لیکھرام اس کو علاج کے لئے ڈاکٹر وشنو کے پاس لے گئے۔ نبض دیکھ کر ڈاکٹر نے کہا۔ "بخار وغیرہ تو معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا خون جوش میں ہے۔ اور تھکن معلوم ہوتی ہے۔ اگر درد ہے۔ تو پلاسٹر لگا دیا جائے"

قاتل نے کہا کہ لگانے کی نہیں کوئی پینے کی دوائی دیجئے"! اگر اُس وقت کمبل اتار کر اسے دوائی لگانے کا ارادہ ہوتا۔ تو کمر میں لگی ہوئی چھری پکڑی جاتی۔ مگر آریہ مسافر تو خود قربان ہونے کی تیاری کر رہے تھے۔ لیکھرام نے سفارش کی۔ کہ پینے ہی کی دوائی دی جائے۔ ڈاکٹر نے کہا "کوئی شربت پی لیوے" نہ جانے کہاں سے شربت پلوا کر بزاز کی دکان پر گئے۔ اور اُسی قاتل کے ہاتھ ایک تھان والدہ کو دکھانے کے لئے بھیجا۔ بزاز نے قاتل کے چلے جانے پر کہا۔ "پنڈت جی! کیسا بھیانک آدمی ساتھ لیئے پھرتے ہو"! دھرم ویر شدھی کی دُھن میں مست جواب دیتے ہیں۔ کہ "بھائی! ایسا مت کہو یہ دھرماتما آدمی ہے۔ شدھ ہونے کو آیا ہے"!

گھر جا کر پنڈت جی جس کھلے برآمدے میں کام کرتے تھے۔ وہاں چارپائی پر بیٹھ کر (سوامی دیانند کی) سوانحعمری کے متعلق کام کرنے لگ گئے۔ ان کے بائیں طرف کرسی پر قاتل بیٹھ گیا۔

۶ بجے (شام) لالہ جیونداس اور لالہ کیدار ناتھ جی آئے۔ اور اگلے دن اتوار کے لئے لیکچر دینے کا وعدہ لے کر چلے گئے۔ قاتل بیٹھا رہا۔ والدہ باورچی خانہ میں تھی۔ اور بیوی الگ دوسرے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی۔ تب پنڈت لیکھرام نے قاتل کو کہا۔ کہ "اب دیر ہو گئی ہے بھائی! تم بھی آرام کرو" قاتل نہ ہلا۔ دس منٹ کے بعد ماتا جی نے چوکہ میں بیٹھے ہوئے کہا "بیٹا لیکھرام! تیل نہیں آیا"۔ پنڈت لیکھرام اُس وقت رشی دیانند کی موت کا آخری نظارہ کھینچ رہے تھے۔ کاغذات دریا رکھ دیئے۔ اور چارپائی سے اس طرف اُتر کر جدھر قاتل بیٹھا تھا۔ اپنی عادت کے مطابق انگڑائی لیتے ہوئے کہا:-

"اوہو! بھول گیا" (یعنی تیل منگانا)

اس موقعہ پر آریہ مسافر اس طرح سینہ تان کر کھڑے ہوئے۔ کہ جس کی قاتل کو انتظار تھی اور وُہ موقعہ آ گیا (بس پھر کیا تھا) یکدم مشاق ہاتھ نے چھری پیٹ کے اندر گھسیڑ کر اس طرح گھمائی کہ آٹھ دس گھاؤ اندر آئے اور انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ (سوانحعمری لیکھرام ہندی مصنفہ سوامی شردھانند صفحہ ۱۹۷ تا صفحہ ۲۰۰)

اس کے بعد سوامی شردھانند لکھتے ہیں:-

"مگر کیا آریہ مسافر اس بے رحم کمینہ کے حملہ سے مجبور ہو کر گر پڑے۔ اور اپنی چلاہٹ سے محلہ کو جگا دیا۔ وہاں نہ کوئی سینہ فگار چیخ سُنائی دی۔ اور نہ کسی قسم کی چلاہٹ ماں اور بیوی نے سُنی۔ اگر دھرم ویر میں یہ کمزوری ہوتی۔ تو لوگ دوڑ پڑتے۔ اور قاتل اُسی وقت پکڑا جاتا۔ مگر وہاں گرے ہوئے کے لیئے جذبۂ رحم موجود تھا جس نے قاتل کو صاف بچا لیا"!

لیکن یہ جو کچھ بھی لکھا ہے محض تکلف اور غلط ہے۔ کیونکہ اس وقت نہ صرف لیکھرام نے چیخ ماری جس کو سُن کر اس کی ماں اور بیوی دوڑی آئیں۔ بلکہ ان دونوں عورتوں نے بہت زور سے واویلا اور ماتم بھی کیا۔ دوہائی دی۔ اور لوگوں کو امداد کے لئے بلایا اور ساتھ ہی ساتھ لیکھرام کے ساتھ مل کر قاتل سے ہاتھا پائی بھی کی۔ اور شور مچاتے ہوئے کئی منٹ تک اس ہندو قاتل کو اپنی طرف متوجہ رکھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔ ایک آریہ شاعر اس پیدائشی ہندو قاتل کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:-

"پا کے غافل انہیں بس وار کیا اس نے شتاب
پیٹ کا زخم تھا کاری ہوئے پنڈت بے تاب
مار کر چیخ اُسے پکڑا۔ مگر ہاتھ چھڑا
نہیں معلوم ہوا کہ سائیدھر کو وُہ اڑا"

(رسالہ آریہ مسافر جالندھر جلد ۱۶ نمبر ۷ صفحہ ۲۸۵-۲۸۶)

اسی طرح ایک پنجابی شاعر کہتا ہے:-

"نکل آئیاں بس آندراں اوویں باہر وار
خونوں خون زمین بھی ہو گئی وچ پلکار
اندروں ماتا استری کرکے ہاہاکار
نکل آئیاں بس دوویں ہتھوں کھوہن کٹار"

اسی طرح مہاشہ چرنجی لال جی پریم نے لکھا ہے کہ

"خاک و خوں میں پڑا تھا طائر بسمل کی طرح
شاخ ہستی سے گرا خاک پہ وُہ گل کی طرح
شور و غل سُن کے جو دوڑی ہوئی آئی ماتا

. . . .

دیکھی تینی نے پتی کی جو یہ حالتِ زار
دم بخود رہ گئی اور رونے لگی پیٹ کے سر
آہیں بھر بھر کے لگی کہنے کہ میرے ایشور
کوہِ غم آج گرا ٹوٹ کے میرے سر پر
تاجِ سرتاج مرا ٹوٹ کے ہے چور ہوا
تا قیامت نہ بھرے ایسا ہے ناسور ہوا

(رسالہ آریہ مسافر جالندھر جلد ۱۵ نمبر ۶ صفحہ ۱۱)

ان بیانات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس وقت قاتل نے وار کیا۔ تو اُسی وقت لیکھرام نے چیخ ماری۔ اور اس کی ماں اور بیوی بھی آہ و بکا کرتی ہوئیں اس کے پاس آ گئیں۔ اور قاتل سے جھپٹ پڑیں۔ اور اسی طرح کئی منٹ تک باہمی کشمکش رہی۔ جیسا کہ خود سوامی شردھانند کے مندرجہ ذیل بیان سے بھی ظاہر ہے۔

"انتڑیوں کا باہر نکلنا تھا۔ کہ بائیں ہاتھ سے باہر نکلی ہوئی انتڑیوں کو سنبھال کر دائیں ہاتھ کو قاتل کے ہاتھ میں ڈال دیا (غالباً اسے پکڑنا چاہا) .... پہلی جھپٹ میں لڑتے بھڑتے سیڑھیوں کے پاس جا پہونچے۔ اور قاتل کے ہاتھ سے چھری چھین لی۔ قاتل کے دو ہاتھ مگر دھرم ویر کا ایک ہاتھ تھا۔ اور خون کی دھار بہہ رہی تھی۔ ممکن تھا۔ کہ قاتل پھر چھری چھین لے۔ مگر لکشمی دیوی (زوجہ لیکھرام) نے جھوٹی لوک لجا (دنیا کی شرم) کو پرے پھینکا۔ اور ہاتھ جا مارا۔ اور چھری دھرم ویر کے ہاتھ میں رہ گئی۔ لکشمی دیوی نے اس ڈر سے کہ قاتل پھر کہیں حملہ نہ کرے دھرم ویر کو باورچی خانہ کی طرف کھینچا۔ مگر قاتل کے سخت دل کو اس پر بھی صبر نہ ہوا۔ اور وُہ خونی آنکھوں سے ڈراتا ہوا پھر پیچھے (یعنی سیڑھیوں کے پاس سے لوٹ کر لیکھرام کی طرف) دوڑنے لگا۔ کہ ماتا جی نے دونوں ہاتھوں سے اُسے پکڑ لیا۔ اس وقت قاتل بھی ہانپنے لگ گیا تھا۔ اور اُس نے قریب ہی پڑے ہوئے بیلنے کو اُٹھا لیا۔ اور ماتا جی کو دو تین چوٹیں لگائیں۔ اور وُہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں۔ اور قاتل سیڑھیوں سے اُتر کر نامعلوم کہاں غائب ہو گیا"۔ (سوانحعمری لیکھرام صفحہ ۲۰۱-۲۰۲)

پس جب خود پہلے قاتل اور مقتول میں کافی کشمکش ہوئی اور بعد میں بیوی اور ماں کے آجانے سے اور بھی کئی منٹ اس کشمکش میں لگ گئے۔ اور اس عرصہ میں چیخ و پکار آہ و بکا۔ نالہ و شیون کی آوازیں بھی عورتوں کی طرف سے بلند ہوتی رہیں۔ تو پھر کس بناء پر سوامی شردھانند نے لکھ دیا کہ لیکھرام نے زخم کھا کر بھی رحم کا اظہار کیا۔ اور کسی قسم کا شور نہ کیا۔ جس کی وجہ سے قاتل کو بھاگ جانے کا موقعہ مل گیا۔ جب خود لیکھرام چیخا اور اس کے بعد بھی قاتل سے لڑتا رہا۔ اور اس کے ہاتھ سے چھری چھین لی۔ اور بعد ازاں اس کی ماں اور بیوی بھی قاتل سے آکر لڑیں۔ اور سیڑھیوں کے پاس جا کر پھر قاتل باورچی خانہ کی طرف لوٹا اور لیکھرام کی ماں کو مارا۔ جس سے وہ بیہوش ہوگئی۔ تو کیا یہ تمام کارروائی کچھ دقت نہیں چاہتی؟ اور اس عرصہ میں محلہ والے شور و غل سنکر امداد کے لئے نہ آسکتے تھے؟ جیسا کہ دیگر بیانات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محلہ والوں نے شور و غل سنا۔ اور فوراً ہی دوڑ کے لئے پہونچے۔ مگر بقول سوامی شردھانند قاتل کہیں غائب ہوگیا۔ اور بقول ایک آریہ شاعر ؎

"نہیں معلوم ہوائی سا کدھر کو وہ اڑا
معدہ کی طرح ٹی سی گجراتی نے بھی حیرت اور تعجب کا اظہار کیا ہے۔ کہ رت ادنہال نوں بھی لائیکے سٹ جھپٹ دا کیہی ہو نکل گیا اوہ دوڑ کے قاتل زور روز دو چھائیں مائیں ہو گیا تھہ نہ آیا فیر رولا سارا پے گیا دم نہ لگی دیر"
(لیکھرام جی کا واقعہ قتل پنجابی)

یہ وہی ٹی سی گجراتی ہے جو کہیں بدلکر خود یاغستان تک لیکھرام کے قاتل کی تلاش میں گیا۔ مگر اسے ناکام لوٹنا پڑا اور یہی آخری شعر میں کہتا ہے۔ کہ جس وقت قاتل نے وار کیا۔ اور عورتوں کو بھی مارا تو معاً ارد گرد شور مچ گیا۔ مگر خود قاتل چھائیں مائیں ہوگیا۔ اس کے بعد سوامی شردھانند لکھتے ہیں کہ "چند لمحوں کے بعد لالہ جیون داس جی باہر سے لوٹے تو عجیب ہی روح فرسا نظارہ دیکھا۔ چارپائی پر دھرم ویر (دم) سادھے لیٹے ہوئے ہیں انتڑیاں ایک ہاتھ سے دبائے ہوئے ہیں۔ مگر خون کی دھار بہہ رہی ہے۔ بوڑھے جیونداس جی گھبرا گئے۔ پھر ادر روگ آگئے ..... پوچھنے پر اس سادگی مگر مردانگی سے جواب دیا۔ کہ دروہی دشٹ جو شدھ ہونے کو آیا تھا مار گیا" پھر بولے "ڈاکٹر کو بلاؤ جلدی بلاؤ"۔ اور چاروں طرف یہ خبر پھیل گئی۔ ڈاکٹر اور ڈاکٹری کے طلباء جمع ہوگئے۔ چارپائی پر دھرم ویر کو لٹا کر (میو) ہسپتال کی طرف لے چلے۔ میں (سوامی شردھانند) اس دن اتفاقاً ۸ بجے شام کی گاڑی سے لاہور پہنچا تھا۔ اور یہ خبر سنتے ہی دھرم ویر کے گھر کی طرف چلا آیا۔ آگے گلی کے موڑ پر "شہید کی سواری آتی ہوئی ملی۔ اور میں کلیجہ تھام کر ساتھ ہولیا۔ ہسپتال پہونچتے ہی دھرم ویر کو میز پر لٹایا گیا۔ اور میں دکھی دل کو سنبھال کر آگے بڑھا۔ اس وقت انتڑیاں ہوس سرجن کے ہاتھ میں تھیں۔ مجھے دیکھتے ہی دونوں ہاتھ جو سر کے نیچے تھے اٹھالئے اور ہاتھ جوڑے میرے آنسوؤں کی دھار بہنے کو ہی تھی کہ پیارے لیکھرام نے اپنی معمولی بہادرانہ زبان سے کہا "نمستے لالہ جی آپ بھی آگئے"! اس نظارہ نے میرا دل ہلا دیا۔ انتڑیوں کی طرف دیکھ کر یقین ہی نہیں آتا تھا۔ کہ میں اپنے پیارے متر لیکھرام سے بات کر رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید شملہ کے جلسہ سے لوٹ کر مجھے نمستے کر رہے ہیں۔ پھر بولے "لالہ جی بے ادبیاں معاف کرنا" میں نے بڑی کوشش سے طبیعت پر قابو پا کر کہا "پنڈت جی آپ تو پرماتما پر وشواس رکھنے والے ہیں۔ اس کا دھیان کیجئے۔ وہ ویر جواب دیتا ہے کہ "اچھا! تو شاید میں اچھا ہو جاؤنگا مگر لالہ جی میرے قصور معاف کرنا"۔ چھری لگنے سے پورے دو گھنٹہ کے بعد ڈاکٹر پیری صاحب آئے۔ اور پھر برابر دو گھنٹہ تک ڈاکٹر صاحب کٹی ہوئی آنتوں کو سیتے رہے۔ ایک جگہ کی آنت کٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی تھی۔ آٹھ بڑے گھاؤ اور بہت سے چھوٹے گھاؤ بھی تھے۔ ڈاکٹر پیری حیران تھے۔ کہ دو گھنٹہ تک جس کے جسم سے خون بہتا رہا۔ وہ کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ معمولی حالت میں تو ایسے زخم لگنے پر کوئی آدمی نہیں بچ سکتا۔ لیکن جو اتنا عرصہ باہوش رہا۔ شاید وہ بچ جائے۔ اگر یہ بچ گیا تو معجزہ ہی سمجھنا چاہیئے۔"

"رات کے ۱½ بجے تک (لیکھرام) ہوش میں رہے ..... دو بجے کے قریب ویر کے طور بدل گئے۔ دو بار زور سے ہاتھ ہلائے۔ اور پانچ منٹ میں ہاتھ سیدھے کرکے سدا کی نیند سو گئے۔" (ہندی سوانح عمری لیکھرام صفحہ ۲۰۳)

ایک آریہ مصنف اپنی تصنیف "دھرم ویر" آریہ مسافر میں اقرار کرتا ہے کہ بغیر قادیانی نے

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اسنے رسول اللہ صلعم کی نسبت کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس اشتہار کے سرے پر یہ شعر درج تھا ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

.... مرزے کے اشتہار کو شائع ہوئے قریباً چھ سال گذر گئے۔ صرف ۵ - ۷ دن باقی ہیں۔ .... یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ (لیکھرام) ملتان گئے اور ۶ مارچ کو واپس لاہور پہنچے۔ .... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی کے جیون چرتر (لائف) کے کاغذات مکمل کر رہے تھے۔ کچھ تھکاوٹ سے چارپائی سے اُٹھے۔ دونو ہاتھ سر کی طرف اُٹھا کر انگڑائی لی۔ کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجہ میں بھونک دیا۔ اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکال دیں۔ ہسپتال پہنچائے گئے۔ مگر وہاں بھی جانبر نہ ہو سکے اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ کیلئے داغ جدائی دیکر دنیا سے چل بسے " پھر بھی نہیں کہ پنڈت لیکھرام کو بچانے کیلئے کوئی جد و جہد نہ کی گئی ہو۔ جد و جہد کی گئی اور حفاظت کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر نوشتۂ تقدیر آخر پورا ہو کر رہا۔ چنانچہ سوامی شردھانند صاحب لکھتے ہیں۔ "مسٹر کرسٹی (سپرنٹنڈنٹ پولیس) نے یہ بھی بتلایا کہ گورنمنٹ کو مدت سے معلوم تھا کہ پنڈت لیکھرام پر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایسے موزون امیدواران کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں جو ملٹری ریلوے یونٹس (کور آف انڈین انجینئرز) میں Combatant کی حیثیت سے بھرتی ہونا چاہتے ہوں۔ اور بیرون ہند ٹرین اگزامینر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مطلوبہ اوصاف اور شرح تنخواہ وغیرہ ذیل میں درج ہے:-

قسم	خالی اسامیاں	اوصاف	عرصہ ٹریننگ	عرصہ ٹریننگ الاؤنس	تنخواہ: ہندوستان میں	تنخواہ: بیرون ہند میں
ٹرین اگزامینر	۱۵	میٹرک (فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن) مع مناسب ٹیکنیکل اوصاف	۳ ماہ	۶۵/- روپے ماہوار	۹۹/۱۰/- روپے ماہوار	۱۰۸/۱۰/- روپے

۲۔ ٹریننگ کے عرصہ کے الاؤنس میں -/۶/۹ راشن الاؤنس بھی شامل ہے۔ جو اس وقت وضع کر لیا جائے گا جبکہ راشن فری مہیا کیا جائے گا۔ ٹریننگ کورس کو کامیابی سے ختم کرنے کے بعد مندرجہ بالا تنخواہ کی شرحات کے علاوہ راشن فری مہیا کیا جائے گا۔ بھرتی ہونے پر وردی مفت دیجاتی ہے۔ اپنے یونٹ میں شامل ہو جانے کے بعد مستحق اشخاص کو اعلیٰ گریڈوں میں بھی ترقی دی جا سکتی ہے۔

۳۔ بھرتی کئے جانے والے اشخاص کو دورانِ جنگ میں یا اگر ضرورت پڑے تو بعد کے بارہ مہینے بھی کام کرنا ہوگا لیکن قابل اور مطلوبہ تعلیمی اور دیگر اوصاف کے حامل اشخاص کو جنگ کے اختتام پر نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملازم رکھے جانے کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ درخواستیں جن میں اوصاف۔ عمر اور سابقہ تجربہ (اگر ہو) کا ذکر ہو۔ مع مصدقہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۵۔ جو لوگ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حلقہ نظم و نسق سے باہر رہتے ہوں۔ وہ درخواستیں نہ دیں۔

۶۔ منتخب شدہ امیدواران کو انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔

ڈپٹی جنرل مینجر (ریکروٹنگ)
نارتھ ویسٹرن ریلوے
۶۰۔ میو روڈ۔ لاہور

روٹی کا کتنا حصّہ کم ہے؟

ہندوستان میں اناج کی صورتِ حال کی اصلیت کیا ہے؟

ملک میں پانچ فیصدی کی قلت ہے۔ ہر چپاتی کا بیسواں حصہ کم ہو گیا ہے مگر گزشتہ ۴۰ سال میں ۱۸ مرتبہ حالات اس وقت سے بدتر رہ چکے ہیں۔

پھر آخر یہ پریشانی اور گھبراہٹ کیوں ہے؟ غلہ کی سرکاری دکانوں پر جہاں سستا اناج بکتا ہے لوگوں کو کیوں چار چار گھنٹے کھڑا رہنا پڑتا ہے؟ نرخوں کے اسقدر بڑھ جانے کی وجہ کیا ہے؟

اسلئے کہ گھروں میں لوگ اپنی ضرورتوں سے زیادہ اناج جمع کر رہے ہیں۔ اسلئے کہ خود غرض اشخاص حد سے بڑھکر نفع کمانے کے لئے ناجائز کاروبار کر رہے ہیں۔

ان حالات میں حکومت کا کیا طرزِ عمل ہے؟ وہ سامانِ جنگ سے زیادہ اناج کو اہمیت دیکر اناج سے لدے ہوئے جہازوں کو ہندوستان منگوا رہی ہے۔ وہ اُن علاقوں سے اناج خرید رہی ہے جہاں پیداوار زیادہ ہے اور اُن علاقوں میں تقسیم کر رہی ہے جہاں اس کی قلت ہے۔ وہ ناجائز کاروبار کرنے والوں اور اناج جمع کرنے والوں کو قانونی کارروائی کے ذریعہ سخت سزائیں دے رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر

حکومت اور کیا کر سکتی ہے؟

مگر آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں آپ کو اپنی ضرورت سے زیادہ اناج ہرگز نہ رکھنا چاہیئے۔ طلب اور رسد کا اصول تو آپ بخوبی جانتے ہوں گے کہ بازار میں جسقدر غلہ زیادہ ہوگا نرخ اتنے ہی کم ہوں گے۔ اور جسقدر غلہ کم ہوگا نرخ اسی قدر بڑھ جائیں گے اسلئے من بھر اناج بھی آپ جمع کر لیں تو نرخ بڑھ جاتا ہے اور آپ ہی کو بعد میں زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

ضرورت کے مطابق اناج خریدیئے اور جمع نہ کیجئے۔ اس طرح نہ صرف اپنے ملک کی بلکہ خود اپنی بھی آپ سب سے بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔

اناج جمع کرنیوالے سے کوئی تعلق نہ رکھیے

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

مخالفوں کی طرف سے ہر طرح کے حملے ہونگے۔ اور اسلئے پولیس کو خفیہ ہدایت رہتی تھی کہ ہر جگہ انکی حفاظت مدنظر رکھیں۔" (دیباچہ کلیات آریہ مسافر الف کالم ۲)

اسی طرح ایڈیٹر صاحب پرکاش لکھتے ہیں "لوگ برملا کہتے کہ پنڈت جی جس شخص کو ساتھ لئے پھرتے ہو۔ یہ خطرناک ہے لیکن پنڈت جی یہ کہکر انہیں چپ کرا دیتے۔ نہیں بھائی بڑا شردھالو ہے شدھ ہونا چاہتا ہے"! (پرکاش ۲۲ فروری ۱۹۳۱ء صٹ) آریہ مسافر جالندھر نے لکھا "جس شقی القلب نے شدھ ہونیکا بہانہ کرکے پنڈت جی کے معصوم خون سے اپنے ہاتھ رنگے تھے اس روشنی کے زمانہ میں بھی اسلامی جہاد کی سپرٹ کا اظہار کیا۔ اسکی بابت یہ پوشیدہ راز نہیں کہ پنڈت جی کو ان کے کئی دوستوں نے اس (قاتل) کی بابت آگاہ کیا تھا اور بتلایا تھا کہ شکل سے وہ آدمی شیطان سیرت معلوم ہوتا ہے۔ اس کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر پنڈت جی تو کسی اور ہی دھن میں لگے ہوئے تھے افسوس پنڈت جی کو یقین نہ آتا کہ جسے وہ ویدک دھرم روپی امرت پان کرانا چاہتے تھے وہ تو انکے خون کا پیاسا تھا۔ مگر پنڈت جی سنتے کس کی تھے"۔ (آریہ مسافر جالندھر ۱۵ مارچ ۱۹۱۳ء صٹ) یہ حوالجات روز روشن کی طرح ظاہر کرتے ہیں کہ پنڈت جی کی موت خارق عادت موت تھی۔ انکو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر وہ بچائے نہ جاسکے۔ اور اس طرح علی رؤس الاشہاد ثابت ہوگیا کہ آج دنیا پر بجز اسلام اور کوئی مذہب سچا نہیں۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۵ مارچ۔ دریائے مالو میں ہمارے جنگی جہازوں کا جاپانیوں کے رسد لے جانیوالے پانچ جہازوں سے مقابلہ ہوا۔ دشمن کے ایک جہاز کو پکڑ کر اس کے آدمیوں کو قید کرلیا گیا۔ ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا برطانی ہوائی جہازوں نے اکیاب پر بھی بمباری کی ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں پر حملے کئے۔ سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

بمبئی ۵ مارچ۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ گاندھی جی کی حالت تسلی بخش ہے۔ اور وہ خوش و خورم ہیں۔

لنڈن ۵ مارچ۔ کل برطانی ہوائی جہاز پھر جرمنی پر جا دھمکے۔ گذشتہ آٹھ راتوں سے مسلسل برطانی ہوا باز جرمنی پر حملے کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۵ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی نے بجٹ پر عام بحث شروع کر دی۔ سر ہنری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں کسانوں کی حالت بہتر بنانی چاہیئے۔ کیونکہ زیادہ اناج پیدا کرنے کی ذمہ واری انہی پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ لڑائی کے بعد چونکہ ہندوستان کو سامان کی ضرورت ہوگی اسلئے ابھی سے اس کے متعلق مناسب انتظام شروع کر دینا چاہیئے۔

لنڈن ۵ مارچ۔ جاپانیوں کے جس بائیس جہازوں کے قافلہ نے نیوگنی پہنچنے کی کوشش کی تھی وہ بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا ہے۔ دو تباہ کن جہاز باقی رہتے تھے۔ جنہیں آج سمندر کی تہ میں پہنچا دیا گیا۔ ہمارے شکاری جہازوں نے بہت سی ایسی کشتیوں پر بھی حملہ کیا۔ جن میں وہ جاپانی سپاہی سوار تھے۔ جو ڈوبنے سے پہلے محفوظ تھے۔ اس طرح ان کو بھی غرق کر دیا گیا۔

لنڈن ۵ مارچ۔ نیوگنی میں لے کے جاپانی اڈہ پر لگاتار حملے کئے جا رہے ہیں۔ کل رات پھر ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔

لنڈن ۵ مارچ۔ ٹیونیشیا میں جرمن فوجیں بھاری نقصان اٹھا کر بحیرہ روم کے کنارہ کے پاس آٹھ میل آگے بڑھ آئی ہیں۔ برطانی فوج کی بھاری توپیں ان پر لگاتار گولے برسا رہی ہیں۔ جنوب میں جنرل منٹگمری کی فوج نے آٹھ سو جرمنوں کو قیدی بنالیا۔ یہ وہ سپاہی تھے جو مرات کی قلعہ بندیوں سے نکل کر بھاگ نکلے تھے۔

ماسکو ۵ مارچ۔ روسی فوجیں دیازما کے علاقہ میں بہت دور تک نکل گئی ہیں۔ کل رات وہ چھ میل اور آگے بڑھ گئیں۔ ایک اور علاقہ میں انہوں نے بیالیس نئے مقامات پر قبضہ کرلیا۔ جنوب میں جو روسی فوجیں یوکرائن کے دارالحکومت کی طرف بڑھ رہی ہیں وہ اب صرف تیس میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

لنڈن ۵ مارچ۔ آسٹریلیا کے پہلے روسی سفیر آسٹریلیا پہنچ گئے اور آج وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔

واشنگٹن ۵ مارچ۔ امریکہ کے قائم مقام جنگی وزیر نے کل ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ جنوری میں امریکہ نے ۵ ہزار ہوائی جہاز بنائے ہیں۔ چند مہینوں کے اندر اندر جرمن آبدوزوں پر اتحادی ممالک کے حملوں کا نتیجہ بالکل ظاہر ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۵ مارچ۔ کل مسٹر روزویلٹ کے پریذیڈنٹ بننے کی دسویں سالگرہ کے موقع پر وائٹ ہاؤس میں ان کے لئے دعا کی گئی۔

واشنگٹن ۶ مارچ۔ کرنل ناکس نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ماہ امریکہ نے ۱۵۰ جنگی جہاز اور ۱۳۰ تجارتی جہاز بنائے گئے ہیں۔ اتنے جہاز پہلے کسی مہینہ میں نہیں بنائے گئے۔ جرمن آبدوزوں کا مقابلہ کرنے کیلئے نئی قسم کے جہاز بنائے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۶ مارچ۔ جرمنی کیلئے فرانسیسی مزدور بھرتی کرنے کیلئے جرمن افسر فرانس پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اس غرض کیلئے پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۶ مارچ۔ میڈم چیانگ کائی شیک نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ امریکہ بہت جلد چین کو ایک فوج بھیجدیگا۔

ماسکو ۶ مارچ۔ رژیف کے جنوب مغرب میں روسی فوجوں نے ۵۰ اور جگہیں جرمنوں سے چھین لی ہیں۔ وہ روسی فوج جو سمالنسک کی طرف بڑھ رہی ہے وہ بھی چند میل آگے نکل گئی ہے۔ جھیل المن میں مارشل ٹموشنکو کی فوجیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں نے روکنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں منہ توڑ جواب ملا۔ کرسک سے چالیس میل مغرب کی طرف دس اور گاؤں روسیوں نے واپس لے لئے ہیں۔ اس حملہ میں ایک ہزار جرمن سپاہی موت کی نیند سلا دئے گئے۔ اور ۶۰۰ پکڑ لئے گئے۔

لنڈن ۶ مارچ۔ کل برطانی شکاری جہازوں نے ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کی چار تارپیڈو کشتیوں پر حملہ کیا۔ ۲ کشتیوں کو ڈبو دیا گیا اور ۲ کو سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن ۶ مارچ۔ کل مغربی جرمنی پر بمباری کی گئی اور دشمن کے سمندر میں جگہ جگہ بارودی سرنگیں بچھا دی گئیں۔

لنڈن ۶ مارچ۔ ٹیونیشیا میں اتحادی فوجیں ایک اہم شہر پر قابض ہوگئی ہیں۔ جو وحید کے درہ سے ۹ میل جنوب مغرب کیطرف ہے۔ شمالی علاقہ میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ مرات کے مورچہ پر برطانی آٹھویں فوج کی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر